اگرچہ سیمینار میں لبرل خیالات کے حامل اہلِ علم نے واضح کیا کہ اسلام اور جمہوریت میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے مگر اُنہوں نے اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اسلام کوئی اختلاف یا تنقید برداشت نہیں کرے گا۔ سلمان رُشدی اِس کی ایک مثال ہے۔

جب مستقبل کے منظر نامے کے بارے میں پیش گوئی کا موقع آیا تو مسیحیوں کے لیے تین ممکنہ صورتوں میں سے کوئی بھی امید افزا قرار نہیں دی گئی۔ تین صورتیں یہ ہیں۔ (۱) غیر مغربی اسلامی طرز کی جمہوریت کا ظہور (۲) داخلی تضادات (وضاحت نہیں کی گئی کہ یہ تضادات کیا ہیں۔) کے سبب بنیاد پرستی سے کنارہ کشی کر لی جائے اور جدیدیت کے خلاف ٹکراؤ ہو (۳) تجدید واحیاء کے لیے کوشاں اور سیکولر خیالات کے حامیوں کے درمیان نہ ختم ہونے والا تصادم جاری رہے۔ (رپورٹ: "چیلنج" بحوالہ ماہنامہ "فزکس" - لیسٹر، جولائی ۱۹۹۳ء)

کیا مسیحیت کا "سنہری دور" لد گیا ہے؟

"کرسچنٹی ٹوڈے" کی ایک رپورٹ کے مطابق بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسیحیت کا "سنہری دور" لد گیا ہے اور مسیحیت کی نشوونما کی جگہ اسلام اور دوسرے مذاہب نے حاصل کر لی ہے۔ اس کے برعکس Lausanne Statistios Task Force کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق مسیحیت نہ صرف دُنیا کا سب سے زیادہ ترقی پذیر مذہب ہے بلکہ مسیحی آبادی میں اضافہ، دُنیا کی آبادی میں اضافے کی نسبت زیادہ ہے۔

اس کے ساتھ جمع شدہ اعداد و شمار سے یہ نتیجہ بھی سامنے آیا ہے کہ مسیحی اور غیر مسیحی آبادی کا تناسب ایک اور ۶۰۸ کا ہے اور مسیحی آبادی کے حوالے سے تناسب پوری تاریخ میں سب سے کم ہے۔